احمدیت کی عیسائیت سے مماثلت

انبیاء سے متعلق ہمیشہ ایک جیسی سنت ہوا کرتی ہے۔یعنی انبیاء کی مخالفت ہونا۔ان میں منافقین کا پیدا ہونا۔انبیاء کا باوجود سخت مخالفت کے بھی کامیاب ہونا۔اور غلبہ حاصل کرنا۔لیکن جب ہم بات کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔تو اس متعلق یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی مماثلت خصوصیت سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور عیسائیت سے ہے۔کیونکہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بیان فرمائی ہے۔کہ جس طرح مسیح کو مسیح سے مماثلت ہے۔اسی طرح پہلے مسیح کی خلافت کو بھی مثیل مسیح کی خلافت سے مماثلت ہے۔اور اسی طرح دونوں خلافتوں کی ترقی اور انکے زوال میں بھی مماثلت ہے۔اور اگر اس مماثلت کو تسلیم نہ کیا جائے تو حضرت مسیح موعودؑ کا چودھویں صدی پر آنا عبث ٹھہرتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کی دلیل باطل ٹھہرتی ہے کہ مسیح نے چودھویں صدی میں آنا تھا۔

ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے

''اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے۔تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آجائے۔اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔یہاں تک کہ اس ابن مریم پر ابتلاء بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔''(کشتی نوح۔صفحہ ۵۴)

چودھویں صدی کے سر پر آنا،مماثلت کی ایک اینٹ ہے

''اس مماثلت کی ایک اینٹ تو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگادی کہ مجھے عین چودھویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا،مسیح الاسلام کر کے بھیجا''۔(کشتی نوح۔صفحہ ۵۴)

موسوی خلفاء کی مانند محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا آنا

''محمدی استخلاف کا سلسلہ،موسوی استخلاف کے سلسلہ سے بکلی مطابق ہونا چاہیے جیسا کہ کما کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے۔اور جبکہ بکلی مطابق ہوا تو اس امت میں بھی اس کے آخری زمانہ میں جو قرب قیامت کا زمانہ ہے حضرت عیسیٰ کی مانند کوئی خلیفہ آنا چاہیئے''۔

(شہادۃ القرآن۔از مسیح موعود)۔

محمدی خلافت کی ترقی اور تنزل،موسوی خلفاء کی ترقی اور تنزل سے بکلی مشابہ و مماثل ہے

''قرآن کریم نے صاف صاف بتلا دیا کہ خلافت اسلامی کا سلسلہ اپنی ترقی اور تنزل اپنی جلالی اور جمالی حالت کی رو سے خلافت اسرائیلی سے بکلی مشابہ و مماثل ہوگا۔'' (ازالہ اوہام۔صفحہ ۶۶۸-۶۷۳)

یہی وجہ ہے کہ باجود اس امر کے کہ حضرت محمد ﷺ،حضرت موسیٰ علیہ السلام سے،علاوہ مثیل ہونے کے افضل بھی ہیں۔پھر بھی حضرت محمد ﷺ کی امت کی خرابی کی مدت،موسوی امت کی خرابی کی مدت کے برابر ٹھہری۔اور اسی باعث دونوں امتوں کو چودھویں صدی میں مسیح کی ضرورت پیش آئی۔جیسا کہ حدیث میں بھی بیان ہوا ہے کہ امت محمدیہ کی برائیاں بنی اسرائیل کی برائیوں سے بکلی مشابہ ہونگی۔جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے۔گویا جس طرح دونوں امتوں کی بدیوں میں مماثلت ہے،اسی طرح دونوں امتوں کی خلافتوں کی ترقی اور انکے زوال میں بھی مماثلت ہے۔

دونوں امتوں کے خلیفوں کی طرز اصلاح،طرز ظہور،

مدت ایام خلافت ،زمانہ،صورت جلال یا جمال میں مماثلت ہے

’’اسی طرز اور طریق کے مواقق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورت جلال اور جمال کی مانند جو بنی اسرائیل میں سنت اللہ گزر چکی ہے۔اس امت (یعنی امت محمدیہ) میں بھی خلیفے بنائے جائیں گے۔۔۔۔اور نہ انکی طرز خلافت اس طرز سے مبائن ومخالف ہوگی جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی۔پھر آگے فرمایا کہ ان خلیفوں کے زریعے سے زمین پر دین جمادیا جائے گا۔۔۔۔لیکن اس زمانہ کے بعد پھر کفر پھیل جائے گا۔مماثلت تامہ کا اشارہ جو کما استخلف الذین من قبلھم سے سمجھا جاتا ہے صاف دلالت کررہا ہے کہ یہ مماثلت مدت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرز اصلاح اور طرز ظہور سے متعلق ہے۔‘‘

(تفسیر قرآن۔ازحضرت مسیح موعودؑ۔سورہ النور آیت ۵۶۔بحوالہ۔ازالہ اوہام)

موسوی اور محمدی خلافت سے مراد

موسوی خلافت : حضرت موسیٰ سے لیکر حضرت عیسیٰ تک پہنچی اور اسکے بعد حضرت محمد ﷺ پر جاکر موسوی خلافت کو ختم ہونا چاہیے تھا لیکن آج تک قائم ہے۔پاپائیت کی شکل میں۔

محمدی خلافت: حضرت محمد ﷺ سے لیکر حضرت مسیح موعودؑ تک پہنچی وراسکے بعد قیامت تک قائم رہے گی۔

زوال میں مماثلت کی ایک مثال

حضرت مصلح موعود صاحبؓ فرماتے ہیں: ’’ہم میں سے بعض لوگ چند روپوں کے لالچ میں آگئے۔شاید اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام سے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ مماثلت بھی پوری ہونی تھی کہ جیسے آپ کے ایک حواری یہوداسکریوطی نے رومیوں سے تیس روپے لیکر آپ کو بیچ دیا تھا اور اس طرح حضرت مسیح کی جماعت میں بھی ایسے لوگ پیدا ہونے تھے جنہوں نے پیغامیوں سے مدد لیکر جماعت میں فتنہ کھڑا کرنا تھا۔‘‘

(سبیل الرشاد۔جلد ا۔صفحہ 116-117)

موسوی سلسلہ کے مسیح کی خلافت کا زوال کب اور کیسے ہوا؟

(کیونکہ اسی زوال کے مشابہ محمدی سلسلہ کے مسیح کی خلافت کا زوال بھی مقدر ہے)

جس طرح محمدی سلسلہ کا چودہ صدیوں میں موسوی سلسلہ کے مشابہ زوال کا شکار ہونا مقدر رہوا

اور جس طرح موسوی سلسلہ کے مشابہ، محمدی سلسلہ کو چودھویں صدی میں مسیح کی ضرورت پیش آئی۔

باوجودا سکے کہ حضرت محمد ﷺ اور امت محمدیہ کا مقام، موسوی امت اور حضرت موسیٰ سے افضل ہے۔

پولوس کے زریعہ عیسائیت کا زوال شروع ہوا۔ پولوس حضرت مسیح کی وفات کے بعد عیسائی ہوااور اسے عیسائیوں نے رسول (یعنی الٰہی مصلح) تسلیم کیا۔ پولوس نے شرک کی بنیاد ڈالی۔ غلط عقائد شامل کئے۔ اور موجودہ جو عیسائی مذہب حضرت مسیح کے نام پر قائم ہے۔ یہ دراصل پولوسی مذہب ہے۔ تب سے لیکر آج تک عیسائی لوگ پولوسی مذہب (عیسائیت) پر دل وجان سے قائم ہیں۔ اور اسے سچا تسلیم کرتے ہیں۔ نیز اپنی خلافت (پاپائیت) کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تفصیل کے لئے پڑھیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "چشمہ مسیحی"۔ اور خلیفہ ثانی کے خطابات پر مشتمل کتاب "سبیل الرشاد۔ جلد ا، صفحہ 117"

گویا پولوس کی زندگی سے لیکر آج تک دو ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے، اور تب سے لیکر اب تک اسکے غلط عقائد کو عیسائی دنیا کی اکثریت سچا مانتی چلی آرہی ہے۔ پولوس کو رسول (الٰہی مصلح) سمجھتی ہے۔ اور دو ہزار سالوں سے دنیاوی فتوحات حاصل کرتی چلی آرہی ہے۔ چاہے وہ فتوحات تبلیغ سے متعلق ہوں، گرجہ گھر (churches) کی تعمیر سے متعلق ہوں، عیسائی لٹریچر کو چھپوانے سے متعلق ہوں، اپنی پاپائیت (خلافت) کو خدا کی طرف منسوب کرنے سے متعلق ہوں، یا دو ہزار سالوں سے خود کو سچی جماعت اور سچا مذہب کہلوانے سے متعلق ہوں۔ یا سائنسی اور علمی دنیا میں اپنا لوہا منوانے سے متعلق ہوں۔ غرض یہ کہ انہی دنیاوی فتوحات اور ترقیات کو عیسائیوں نے اپنی سچائی اور صداقت کی علامت قرار دیا ہے۔ اور اب تک دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت تک عیسائیوں کا غلبہ برقرار رہے گا۔ "حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی اس وقت اکثریت عیسائیوں کی ہوگی اور انہیں غلبہ حاصل ہوگا"۔ (حدیقة الصالحین۔ حدیث نمبر ۹۲۷۔ صفحہ ۸۸۴) (صحیح مسلم کتاب الفتن باب تقوم الساعة والروم اکثر الناس)